

عبد الباقی
سوالیات علی التحدیان
فی جواب
مُصنّفه

قاضی عبد الغفور ساکن پنجہ ضلع شاہ پور
ڈاک خانہ ممبہ ٹوانہ

خالد پرنٹنگ پریس سوگودھامی چھپا

دعا علیہ السلام کتاب ملازم پریس ہذا

عمدة البیان فی جواب سوالات اہل القادیان

ابا بعد

قادیانیوں نے چند سوالات اپنے مذہب کے صداقت کے لئے مولائے قرآن سے پیش کئے ہیں ان کو مع جوابات یہیہ ناظرین پیش کیا جاتا ہے تاکہ حق و باطل ظاہر ہو۔
جاء الحق و نزل حق الباطل ان الباطل کان من فوق (حق آیا اور باطل رناتق) بھاگ بلاشبہ نازل حق بھاگ کرتا ہے۔ قادیان کے مرائیوں نے آٹھ سوالات پیش کئے ہیں اول انکا ملاحظہ فرمائیں پھر ان کے جوابات کا ملاحظہ فرمائیں۔

سوالات

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کی فتیدگی قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اذ قال اللہ یا عیسیٰ فی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفرو
الایتہ ترجمہ (جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا اور اٹھانے والا ہوں اور کافروں کے الزام سے پاک کرنے والا ہوں) اس کی تفسیر عبد اللہ بن عباس نے یوں فرمائی ہے کہ متوفیک کے معنی ممیتک کے کئے ہیں کہ میں نے تجھے مارا لیکن فوت کئے گئے ہیں تو معلوم ہوا کہ رئیس المفسرین عبد اللہ بن عباس نے فوت ہونے کے کئے ہیں۔ لہذا وہ فوت ہو چکے ہیں۔

جواب۔ اقول و باللہ التوفیق ^۱ تفسیر عبد اللہ بن عباس میرے سامنے موجود تھے وہ اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں مقدم موخر ہیں میں تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں اور کافروں کے داد سے تجھے نجات دینے والا ہوں عبارت یوں (مقدم و مؤخر و یقول انی رافعک الی و مطہرک منجیک من الذین کفرو) ^۲ متوفیک اسم فاعل کا مینہ ہے اور اسم فاعل التنبال پر دلالت کرتا ہے یہ مستقبل ہوا کہ میں تجھے فوت کرنے والا ہوں یہ نہیں کہ تم کو فوت کر چکا۔ اس پر ترنیہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا (ثم متوفیک قابضک بعد النزل) تمہارے اترنے کے بعد پھر تجھے قبض کرونگا۔ معاد ہوا کہ ابھی قبض کیا نہیں آئندہ قبض فرمائیکا۔ جیسے کہ تفسیر واحدیت میں موجود ہے اور اناجیل میں بھی موجود ہے دیکھو انجیل بر بناس۔

^۳ توفی کے معنی فوت میں منحصر نہیں توفی اپنے اپنے موقع پر آتا ہے کبھی حقیقی معنی میں آتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید کے مقامات پر حقیقی معنی میں توفی فوت کے معنی میں مستعمل ہے۔ والذین یتوفون سے چند آیات نقل کی گئی ولیکن اعبد اللہ الذی یتوفیکم تک بیان کی گئی۔
احمدی پاکٹ بک ص ۱۸۶ اور حدیث سے ص ۱۸۶ اور عرف عام ص ۱۸۶ فوت نہا تفسیر ص ۱۸۶ سے ص ۱۸۶ تک اسی سب مقامات پر حقیقی معنی مراد لئے گئے ہیں اور کبھی مجازی معنی مراد ہوتے ہیں۔ جیسے توفی کل نفس ما کسبت پارہ زر نفس اپنی کامیابی پر یا بدلا یا جائیکا وهو الذی یتوفیک بالیل و یعلم باجر حتم بالانوار (وہ ذات پاک تمہیں رات کو فوت

کرو تیار ہے اور تہارے ان کاروائیوں کو جانتا ہے)

بہت سے مقامات میں جہاں حقیقی معنی ہوتے ہیں اور ایسے مجازی معنی متعلق ہوتے ہیں لہذا یہاں پر توقفی کے معنی مجازی ہیں جیسے کہ توقفی کل نفس ما کسبت اور میتوفیکم میں مجازی معنی مراد بلکہ اس کے معنی پورا کرنے کے ہیں بڑا قرینہ قرآنیہ موجود ہے وان من اهل الکتاب الا لیومن یہ قبل موتہ (ایسا اہل کتاب کوئی نہ ہوگا جو عیسے علیہ السلام کے فوت ہونے پہلے ایمان نہ لائے) حالانکہ ابھی تک لاکھوں یہودی عیسے علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے معلوم ہوا کہ قبل از قیامت عیسے علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور یہود اور دوسرے عیسائی عیسے علیہ السلام پر ایمان لائیں گے تب قیامت آئے گی یہ قرینہ ہے یہاں توقفی کے مجازی معنی مراد لینے کے بعد از نزول توفیک کے حقیقی معنی مراد ہونگے۔

چنانچہ تفسیر عباسی میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ معنی تفسیر فرمائی (یہودی و نصاریٰ عیسے علیہ السلام کے ساتھ فردر ایمان لائیں گے کہ عیسیٰ نبی تھے) ساحر جادوگر نہ تھے اور نہ خدا تھے اور نہ خدا کے شریک اور نہ بیٹے تھے اور یہ اکٹے مرنے (عیسے) پہلے اور انکے اترنے کے بعد پھر اسکے بعد عیسے علیہ السلام فوت ہونگے) وان من اهل الکتاب الا ویؤمن بالیوم الآخر (ای و ما من اهل الکتاب الا یهود والنصارى الا لیومنین به لعیسیٰ الله لم یکن ساحر ولا الله ولا اینه ولا شریک قبل موتہ قبل خروج نفسه عند المعائنۃ ولا ینفعہ ذالک۔ ویقال قبل موتہ بعد نزول عیسى ثم هیوت اور قرینہ ہے عیسے علیہ السلام کا آسمان پر سے اترنے کا تفسیر عباسی میں ہے (روانہ لعلم للساعۃ)

(حضرت عیسے علیہ السلام قیامت رکے آنے کی) نشانی ہیں۔ ورنہ یعنی نزول عیسے ابن مریم (لعلم للساعۃ) بیان قیام الساعۃ) یہ تفسیر عباسی میں موجود ہے۔ اور بعینہ عبارت نقل کی گئی ہے۔ اور وما تلووا وما صلبوا وکان شبہ لہم اور وما تلووا یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) یعنی عیسے علیہ السلام کو نہ تو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا اور نہ ہی انکو قتل کیا بلکہ خدا تعالیٰ احادیث تفسیر میں بھی عیسے علیہ السلام کا زندہ مع جسم جانا اور واپس آنا معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے یہود کو فرمایا کہ عیسے علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے حدیث (قال الحسن یہود ان عیسى لم یمت وانہ ساجع ایسکم قبل یوم القیامت) از تفسیر مشور بحوالہ سیف چشتی ص ۲۵ عبد اللہ بن عباس نے حدیث بیان فرمائی۔ میرے بھائی عیسے علیہ السلام اس وقت آسمان سے نازل ہونگے (روی ابن اسحاق بن بشیر ابن عبا کر عن ابن عباس حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذالک نزل انجی عیسى ابن مریم من اسماء کنزل العالی قرینہ بل رفعہ اللہ الیہ تفسیر عباسی میں ہے الی السما ع اور اٹھائے گئے آسمان کی طرف۔

۲۔ تفسیر ابن جریر میں ہے ابھی تک عیسے علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف عیسے علیہ السلام کو اٹھالیا (روی ابن جریر ابن حاتم من ریح قل ان النصاری انوالنہی صلی اللہ علیہ وسلم قل انکم تعلمون ان ربنا حی لا یموت

وان عيسى يا عليه الغناء

حدیث: عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور کے ساتھ دفن ہو گئے۔ چوتھی قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہوئی۔

عن عبد الله ابن سلام قال يدفن عيسى ابن مريم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبه فيكون قبره رايعا

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا جبکہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے اور تمہارے امام ہوں گے۔

حدیث: عن ابی ہریرۃ کیف انتم اذا اترل ابن مريم من السماء فيكم واما مكم رواه البيهقي في كتاب السواد الفاضل

سوال ۲۔ دوسرا سوال مرزا یوں کا یہ ہے کہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تین الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ ایک کلمہ اذ دوسرا قال تیسرا انت قلت یہ تینوں ماضی پر دلالت کرتے ہیں یعنی عیسیٰ فوت ہو چکے۔

جواب ۲۔ یہ قیامت کا واقع بیان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے جب نصاریٰ کے بگڑ جانے کی وجہ ہوگی اور سوال ہوگا اس کا ثبوت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت فرمایا تھا تفسیر عباسی میں ہے (واذ قال اللہ یا عیسیٰ یقول اللہ یوم النقیامتہ) و جلایں اور کمالین میں ہے۔ ماضی مضارع کے معنی میں ہے۔ قال ماضی مجہول المضارع

اذ یحییٰ بمنہ اذا اولوتری اذا فزعوا تو یہاں قال بمنہ یقول ہے سوال ۳۔ حدیث کوثر مشہور ہے کہ حضور علیہ السلام خدا تعالیٰ دریافت فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے بعد تمہاری امت نے کیا عمل کئے تو آپ نے فرمایا کہ میں ویسے جواب دوں گا جیسے کہ عبد صالح عیسیٰ نے جواب دیا فلما تو فلتی گنت انت الرقیب علیہم پس جب کہ تو نے مجھے فوت کیا۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

جواب ۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جب تو نے مجھے ان کے درمیان اٹھالیا (فلما تو فلتی رفعتی من بینہم) اور اس قرینہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا قال اللہ یوم یففع الصاد بین صد قہم۔ یعنی جب سچے لوگوں کو ان کا سچ نفع دیگا۔ قال اللہ سیقول من الیوم یففع الصاد قین صد قہم پس حدیث کوثر اور عبداللہ بن عباس نے اپنی تفسیر میں واضح کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت ہوگا۔ سوال ۴۔ ہما محمد رسول خدا قلت من قبلہ الرسل۔ الایۃ۔

کوئی نبی زندہ نہیں رہا اس سے جتنے پہلے گزرے سب فوت ہو گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی نبی تھے۔ وہ بھی فوت ہو گئے۔

جواب ۴۔ تفسیر ابن عباس میں خلت کے معنی موت کے نہیں کئے بلکہ عبداللہ بن عباس نے خلت کے معنی گزرنے کے کئے ہیں (وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل قد مضت من قبلہ الرسل) قرینہ تبارہ ہے کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام کا نہ سابق اور نہ لاحق میں کہیں ذکر ہے۔ (مکا) شان نزول دیکھنا چاہئے یہ شان نزول حضور علیہ السلام کو صدمہ پہنچنے کا اور مستقل مزاج رہنے کا اور مسلمانوں کو تعلیم دینا اور ترغیب جہاد پر متعلق رہنے

اور غزا کی ترغیب دلانے کی ہے۔ نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہ ذکر نہ موت کا نہ جسد کا اور اگر خلعت کے معنی موت کے حسب مرضی مرزا لائے جائیں واذ خلوا واذ اخلا اور سنت اللہ البقی قد خلعت کے معنی کر لیا کہ منافق اپنی سنگت میں مرنے کے لئے جاتے تھے اور خدا تعالیٰ کی سنت مر گئی۔ بعض خود غرضی کے لئے مرزا صاحب قرآن مجید کی تحریف کرتے رہے۔

سوال ۵۔ ما المسیح ابن ماریہ رسول قد خلعت من قبلہ الرسل اس کا جواب گزر چکا۔

سوال ۶۔ وما جعلنا نبی من قبلک الخلد زآپ سے پہلے کبھی بشر ہمیشہ کے لئے نہیں رکھی گئے تھے خلد نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ جب پہلے کوئی ہمیشہ نہیں رہا تو عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ نہیں رہے فوت ہو گئے ہیں۔

جواب ۶۔ اب دیکھنا ہے کہ اس آیت کریمہ کا شان نزول کیا ہے اور یہ کس لئے آیت نازل ہوئی۔

جواب ۷۔ تفسیر عباسی میں اس آیت کریمہ کا شان نزول یوں لکھا ہے کہ کفار حضرت علیہ السلام سے بتوں کی توہین سن کر آپ کی وفات کے منتظر تھے کہتے تھے کہ کب ایک توہین کریگا کسی دن تو فوت ہو جائیگا ہمارے جان چھوٹ جائیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ آپ کی وفات کے منتظر ہیں تو کفار کب تک ہمیشہ کے لئے رہیں گے اسخ وہ بھی مرجائیں گے (تفسیر عباسی میں ہے) (نزولت) ہذا لا الہ الا یتہ فی قولہم منتظر محمد ا حتی یموت ففسخ فقال تعالیٰ یا محمد افا مات فہم الخالدون) عیسیٰ علیہ السلام کا نہ ذکر ہے نہ بیان یونہی قادیانوں کا گمان ہے ہیں یہ حجب ان کی بے فائدہ اور فضول ہے۔

سوال ۸۔ وفيہما تحبون وفيہما تموتون ومنہما قد جوت اے آدم تم اس میں سے نکلتے اس زمین میں تم زندہ رہو گے اور اس میں مرد گے اور اسی نکلتے گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمیوں کی رہائش زمین میں ہے نہ کہ آسمان پر پھر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیسے چلے گئے۔

جواب ۸۔ یہ خطاب آدم علیہ السلام کو تھا نہ عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی ہزار برس آدم علیہ السلام کے بعد ہوئے۔ ان کو اس آیت سے کیا تعلق اور نہ اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے پھر ان کے ذمہ کہاں سے لگایا گیا۔ اس کے علاوہ کب ممکن ہیں کہ عیسیٰ تشریف دنیا میں نہ لائیں گے بلکہ مر و تشریف لائیں گے نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی بعد وہ فوت ہونگے لوگ جنازہ پڑھیں گے قیامت کے دن قبر سے مٹی سے وہیں سے نکلیں گے جیسے اور لوگ دفن ہونے کے بعد نکلیں گے عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت کے روضہ سے باہر آئیں گے۔

سوال ۹۔ (ومن نغمہ فنکسہ فی الخلق) جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اس کو پیدائش الٹ کر دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ عمر بیکار ہے لہذا عیسیٰ کو عمر زیادہ نہیں دی گئی۔

جواب ۹۔ ومن نغمہ فنکسہ کا یہ جواب دیا تفسیر عباسی میں کہ ہم انسان کو پہلی حالت میں لاتے ہیں گو اس کا مزاج لڑکوں جیسا ہو جاتا ہے (مخطوطہ فی الخلق ای فی خلق الاول کانہ طفل) یہاں عیسیٰ کا نہ بیان نصانہ مریدانہ اشارہ نہ یہاں کوئی تعلق عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر بے سود ہے۔

سوال ۱۰۔ عیسیٰ جسد عنصری سے آسمان پر نہیں گئے۔ صرف روح گیا ہے۔ جسد کا آسمان پر جانا محال ہے۔

جواب ۹۔ قرآن کریم میں قتل کا ذکر ہے۔ وما قتلوا لہ قتلاً جب
کا ہوتا ہے صرف روح کا قتل ہوتا ہے بلکہ روح اللہ کی طرف راجع
نہیں کہ روح مذکور نہیں جسم مذکور ہے۔ تفسیر عباسی میں ہے بلکہ دفعہ
اللہ الیہ قزنیۃ الی السماء مذکور ہے۔ دوسرا ویکیون علیہم
شہید ہوا آپ لوگوں پر قیامت میں گواہ ہونگے گواہی بھی اسی صورت
میں ہوگی کہ آپ زندہ رہے ہونگے ورنہ موت کے بعد شہادت بے معنی ہے
آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے جیسے کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر تلخیص
جلد ۳۱۹ میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جہانی حالت میں زندہ
آسمان پر اٹھائے گئے (وما رفع عیسیٰ فالتفق) اصحاب الاخبار
والتفسیر علیہ انہ رفع بید نہ جیا

سوال ۱۰۔ خرق التیام اور طبقات سمادی وکرہ سمادی طے کرنا منتہات
سے بلکہ محالات سے۔

جواب ۱۱۔ جس صورت سے آدم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے آسمانوں
اور طبقات سمادی عبور کرنے کی طاقت دی ایسے عیسیٰ کو اور جیسے حضور
علیہ السلام کو طبقات اربعہ اور سبع سموات طبقاتہ تعالیٰ نے ہوا بی آبی
ناری اور ارضی سے حضور نے عبور فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ایسا
عبور فرمایا۔ یہاں پر فلسفہ اور سائنس کا مقام نہیں ورنہ اس سے
عبور ثابت کر کے دکھایا جاتا۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام
کو آسمان پر زندہ اٹھایا (ورفعناہ مکانا علیا) جیسے
جلالین میں ہے کہ وہ چمکتے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ جی فی اسماء
الرابعۃ والخامۃ والسادۃ جہی فی احمد

(تفسیر عباسی)

چار نبی زندہ ہیں دو آسمان پر ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام
اور دو زمین پر خضر علیہ السلام اور ایسا علیہ السلام واللہ اعلم۔
اور رسولوں کے اعمال میں آیت اور انجیل بر بنیاس اور تورات میں
اختراع نبی محمد کاڑھی آسمان پر تشریف لے گئے واللہ اعلم۔
مرزا کی غلطیاں سید چشتی ص ۵۷ سے ص ۵۸ مسطور ہیں۔

مرزا صاحب نے براہین احمدی ص ۴۹۹ میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان
سے واپس آنا تسلیم کیا ہے۔ ترمذی ابوداؤد انہ یسویون فی امتی کذا یونی ثلثی
کلبم یزعم انہ نبی اللہ وانما خاتم النبیین لانی بعدی۔

کئی جہتوں سے مہدی گذرے ۱۔ عبد اللہ المہدی ص ۴۹۶ میں مدعی
نبوت ہوا۔ اس نے طرابلس اور مصر بھی فتح کیا مگر ۳۱۶ھ میں مر گیا
اسی طرح مہدی گذرے۔ مہدی ہونے کو تو کئی ہوئے۔ نبوت کا دعویٰ
بھی کئی لوگوں نے کیا جیسے اکبر بادشاہ نے ۱۵۸۱ھ میں نبوت کا دعویٰ
کیا ۲۵ برس اسی پر قائم رہا پھر مر گیا ۲۔ عبد القادر صالح ابن ظریف
۱۶۵ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا بعد از چند مدت مر گیا ۳۔ اسی مرزے
غلام احمد قادیانی دعوات دین کئی دعوتیں جیسے کہ اسکے دعویٰ پہلے لکھے
جا چکے ہیں۔ ایسے سب لوگ اپنا دین و دنیا برباد کر کے دنیا سے نیست
و نابود ہو گئے ایسے مرزا بھی اپنی عاقبت خراب کر کے مر گیا۔ نبوت تو کیا
بعض نے خدائی دعویٰ کیا ۱۸۲۰ھ میں ایک شخص نے خدا (رب ہونے)
کا دعویٰ کیا۔

۱۸۹۵ء میں میری موجودگی میں انبالہ میں ایک شخص نے خدائی دعوے کیا۔
ایک شخص نے رب ہونے کا پاک پتہ میں ۱۹۳۸ء میں خدائی دعوے کیا جس کو
میں نے کوڑے پتلون اور سیٹ پہنے اور اسکے پیچھے سبز جھنڈیاں لٹے لوگ
پھرتے تھے۔

ایک ایک عورت نے ربی رخدا ہونے کا دعویٰ اسی زمانہ میں کیا اور اس رب
مصنوعی کے ساتھ نکاح بھی پڑھا لیا (معلوم نہیں کہ رب اور ربی سے جو
پیدا ہوا اس کا کیا نام رکھا گیا (اللہ اعلم) تو اکثر بیسیوں کا سلسلہ چلتا
رہا اور فنا ہوتا رہا مگر ایسا محمد بے دین ملعون زندقہ کوئی نہیں گذرا کہ جس نے
اپنے مطلب کے لئے ان پاک جماعت انبیاء علیہم السلام نے جو کہ لوگوں کو
بھی پاک کرتے تھے (وہیں کیسے کا خطاب اور عہدہ ممتاز تھا) ان کو
بھی ناپاک شخص نے دشنام اور گالی دیں اور پھر دعوے نبوت کیا علیہ باطیہ
پھر وہ گمراہ انسان اپنے مطلب کے لئے حضور علیہ السلام کے معراج جسمانی
کا منکر ہو کر کہتا ہے کہ وہ کشف اور خواب تھا اب سو حقیقت آیت
سبحان الذی اسیٰ بعبدہ لیلۃ) وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے
بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک رات میں جیسے کہ قرآن مجید و تفاسیر
واحادیث و اخبار و سیر و تواریخ میں موجود ہے اسکے علاوہ بہ صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین کی شہادت اور مذہب یہ بیان کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کو
معراج جسمانی ہوا۔ ابی بن کعب ابو امامتک قتادی نظامیہ جلد میں دیکھ
لیں اسکو بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجہ شافعی عیاضی بخاری = اس کے علاوہ
نفت سے بھی عبد جسم معروض ثابت ہوا ہے۔ سبحان الذی اسیٰ بعبدہ
میں لفظ سیر ہے وہ جسم معروض کے ساتھ ہوتا ہے جیسے خاسر باہلک

بقطع من اللیل و ساد باہلہ من جانب الطور و اوجینانی موسیٰ ان اسیٰ لیبادی لیلۃ الکمر
لو علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا روح نکال کر پار نہیں کیا بلکہ
ان کو مع جسد و روح دریا اسپا رکھا۔ اور شہادت کے لئے یہ عبارات کافی ہیں۔
علیٰ حجتہ اللہ الباقیہ ص ۱۹ و اسیٰ بعبدہ وکل ذہالب
بجسدہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ زاو السواد جلد ۱ الحق الذی علیہ اکثر الناس و معظمہ الناس
و عامتہ المتاخرین من الفقہاء و المحدثین و الملکین انہ اسیٰ
بجسدہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ شرح فقہ اکبر اور مدارج النبوت میں ہے ”و غیر المعراج ای بجسدہ
المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تعظیہ الی السماء ثم ما شاء اللہ
فی المقامات العلیٰ اے ثابت تجدیت بطرق متعدد ذہ من
ردہ ای ذالک و لم یومن بمعنی ذالک الامر
فہو صال مبتدع جامع بین الضلالۃ و البدع قتادی نظامیہ جلد ۱
خلاصہ ان عبارات کا یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اور اکثر صحابہ کرام و تابعین و تبع
تابعین و محدثین و فقہاء و متعلو میں اس پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کو معراج
جسمانی و روحانی ہوا۔ جب حضور علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور علیہ
علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جائے گا ثبوت کتب سابقہ انجیل
برہن اس ۱۱۲ فصل امیر اور رسالوں کے اعمال آیت و اور تورات
میں یہودی ایسا کرنے کے منظر رہے اور مرزے نے براہین احمدیہ میں
خصوص الحکم کا حوالہ دیتے ہوئے تسلیم کیا۔ گو بعد کو کمر ہے مگر تحریر موجود
ہے کہ یا کہ یہود عیسائی و مسلمان تورات انجیل قرآن علیہ“

کے آسمان پر جانے کے قابل ہیں اور مرزا دو مقام پر تسلیم بھی کر چکا
تو ضد کیا علاج۔ اور جو غرض تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی مگر شیعہ
بروزی غلطی تھی۔ ہنسنے کا شوق تھا۔ مگر دعویٰ بلا حجت و بلا ثبوت کون چلنے دیتا
ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کذب بیانی اور مکر و فریب سے
اپنا کام چلانا چاہتے تھے اور سب کو لپیٹ میں بہند و مسلمان عیسائیوں سب
کے بزرگ بن کر ہڑپ کرنا چاہتے مگر تمام اندھے یا بے وقوف نہیں کہ سب
کو مرزا صاحب اپنے پیچھے چلا کر دوزخی مقبرہ میں ڈالتے۔

الغرض مرزا صاحب کا عقل و حال سے خالی نہیں عقل سلیم تھا یا عقل سقیم رہا
تھا۔ اگر عقل سلیم تھا تو مرزا صاحب تقال بھانڈے تھے متقی یا کامل مومن نہ تھے
کہ جیسے کہ مرزا صاحب عقائد و اخلاق رکھتے تھے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام خصوصاً
عیسے علیہ السلام اور انکی والدہ اور علمائے دین کی ہے اور عیسے علیہ السلام
کی چادروں اور لیسترہ کے اور کھانے پینے اور پچانہ پھرنے اور آسمان پر چڑھنے
اور اترنے کے راستے تلاش کرنے اور عیسے علیہ السلام کی بے حد قدیم کرنا

کیا اسلام کی جو بھی مرزا میں نہیں پائی جاتی اور پھر اپنے خصوصیات اور کچھ
(بچھڑے) عنوائیل و بشیر کی ناجائز کرنی اور اپنی شان و شوکت حضور
علیہ السلام پر عافانی اور بختن کی آمد اپنے دروازہ پر ظاہر کرنی اور حضور علیہ السلام
روبر و تمکلام اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت بارش کی طرح برستے رہنا اپنے
اوپر اپنے مذاہب کے درجات و خطابات اور بعض آیات اپنے حق میں
اترتے جیسے انا انزلناہ فی منزل لقا دیان الیس اللہ بکاف عید
اور خدا کا ہزار ہزار خدا کا مرزا محیط ہو جانا بلکہ مرزا میں خدا کا وحس جانا
بلکہ خدا ہو جانا اور درحقیقت ہو بہو ہو جانا اور ادھر کرشن جی ہمارا ہو جانا

رشی منی اوتار ہو جانا ملک بے سنگ ہو جانا اور دعوتے کرنا کہ خدا نے مرے سبب
دعویٰ کو سچا کرنے کا مختلف المہاد اور پہاڑ طلعتے اور وعدہ نہ طلعتے اور کیا
کیا کیا فصول بکنا اور دشمنوں کو موت کا خوف دھمکی دلانا جھوٹ بولنا نہ اسکی زندگی
میں جس کی نسبت پیشگو یاں کیں پوری ہیں نہ یہ سچا ہوا ہمیشہ جھوٹ اور بکواس
بتکار اس کی بددعا کا نشانہ مولوی ثناء اللہ مولوی عبدالحق غزنوی مولوی
محمد حسین جالوی مولوی ابراہیم ڈپٹی مرزا احمد بیگ سلطان محمد خاند
محمدی بیگم غرضیکہ کہاں تک خصوصاً ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے تو مرزا صاحب کو
جھوٹا ثابت کیا اور یہ سب مرزے کے جلانے کے لئے زندے رہے مرزے
کے مرنے کے بعد فوت ہوئے بعض تو ابھی تک زندہ ہیں جیسے مولوی ابراہیم
سیالکوٹی وغیرہ مرزے کی عمر روتے اور دکھی کٹی اور فخر یہ کہتا تھا کہ خدا
نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں ہر ہلک مرض سے محفوظ رکھوں گا بچائے رکھوں گا
اور ہر ذلت سے بچاؤں گا لعنتی موت سے بچنے کی بڑی کوشش کی مگر آخر
بچ نہ سکا۔

اپنے مطلب کے لئے نانب کا چولہ سلایا آسمان سے منگو الیتا اور حدیث میں
جو علی علیہ السلام کے نزول کے وقت چادر میں ہو گئی ان پر دخول بازی سوئی میں
اونی رشی پشیمہ یا کسی کی رنگی کسی نے سیکر دیں اور لیستر کہاں سے آیا۔ عیسے
دلان کھاتے تھے وغیرہ احادیث اور قرآن مجید کی رخص۔ وان من اهل
الکتاب الا یؤمنن بہ قبل مرۃ

اور کثیر احادیث کا انکار بلکہ تحویل کر کے مال دینا کیا اسلام ہے کوئی مسلمان ہو کر
شریعت مطہرہ کے ساتھ مختری کر سکتا ہے اور معزز خاندان کی خاندانی اور
واللہ یحصی من الناس وانا نحن نزلنا الذکر وانا لافظون

اور میں تجھے ہر بات میں کامیاب کروں گا کیا بتاؤں ایسے بیدین کا یا تو عقل سلیم
ہے تو پرے دے بے کام بیدین تھا اور اگر بے عقل ہے تو اس کا اتباع کرنا بھی بے عقلی ہے
کہ پاگل کی بات کو کوئی عقلمند قبول نہیں کرتا اسکی خبریں متضاد ہیں کبھی ایک بات کرتا
ہے تو کبھی اسکی ضد کرتا ہے اس کی بات کو تو کو عقل مند سوچ سکتا ہے دیکھو دو چار میں
یعنی علیہ السلام کی حدیث میں آئی ہیں یہ عقلمند انکو ذیابطیس بیماری کے ساتھ تغییر
کرتا ہے کہ دربار میں ایک ۲۰ برس اور دوسری پچیس برس اسکے ساتھ لاحق رہی
اور دودگر وہ تو پنج زہیری دق سال ۱۰۰ بار ایک شب و روز میں آجانا یہ
چاروں کے حاشیہ تھے اگر کو صاحب نے وہ گت مرزا صاحب کی بنائی
کہ شاید وہ باید مکار و غدار بے ایمان مفتخری کذاب ملعون پیٹ پرست وغیرہ
وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی دعا عزت اور خدا کا عزت دینے
کے وعدہ کے بجائے ذلت کا وعدہ پورا کیا سب مرادیں پوری نہ ہونے کا
وعدہ پورا کیا جو العین ص ۱۹ میں مکتوب ہیں۔ اربعین تجھے ۸۰ سال زندہ
رکھوں گا مگر غلط۔ تیری عمر واپس لاؤں گا مگر جھوٹ ص ۹۵ ہر ایک جنت
سے تجھے محفوظ رکھوں گا تحفہ گدراویہ مگر بیچارہ چالیس سال غدلوں اور
دکھوں میں گزاری۔ جب ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو کو سا تو مرزا
صاحب نے اپنے لئے یہ دعا تجویز کی کہ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم سچ کہتا ہے
کہ میں لعنتی ہوں کذاب ہوں میں پچیس برس سے خدا پر افترا بانڈھتا ہوں
تو خدا مجھے ایسی موت دے جسکے آگے بھی اجنت ہو اور تجھے بھی موت ہو
سو مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی تائید سے مقرر شدہ پر لعنتی موت
یعنی ٹی میں بروز منگل ہلاک اور مرگئے یہ قہر نبی کی بیشکونی احمدی اس کو
سند رکھیں کہ کام آئے۔ مرزا صاحب ایسے جھوٹے ثابت ہوئے کہ

ڈاکٹر صاحب جنگی موت کی بیشکونی مرزا صاحب نے کی تھی وہ ۱۹۲۰ء تک زندہ رہے اور مرزا
صاحب ۱۹۲۸ء میں لعنتی اور جھوٹی موت مرگئے یہ ہیں مرادیں جو۔ مرزا صاحب کی
ایسے ہی مرزا صاحب نے احمد بیگ محمدی بیگم کے والد جس کو مرزے صاحب رشتہ داری
کے جیسے بہانہ کمزور بیب لالچ دھکی دے دلا کہ جب کام نہ نکلا احمد بیگ اور
محمدی بیگ والدہ کا بویں نہ آئے تو احمد بیگ کو موت کا پیغام پہنچا دیا مگر وہ
بھی غلط نکلا اس میں دمرہ میں احمد بیگ فوت نہ ہوا پھر مرزا صاحب نے مولوی
عبدالحی غزنوی مباہلہ کیلئے بلایا تو انکا اس کا بیٹا مرگیا پھر مرزا صاحب مولوی غلام دستگیر
کے مباہلہ موت شائع کرائی مولوی شاد احمد صاحب نے ۵۰۰ انعام اسکو دینا کیا کہ جو ثابت
کر دکھائے مولوی دستگیر صاحب مباہلہ کی شرط رکھی ہے اور دیکھے مرزا صاحب کی رانگیوں
ڈپٹی آفم کیلئے پیش گوئی کہ پندرہ ماہ کے اندر آفم مر جائیگا۔ اسکو الہام ہوا مجبور میرے
نشانوں ایک نشان آفم والا ہے نزول المسیح ص ۱۶۹ جو بہت صفائی سے پورا ہو حقیقتہً اونی
ص ۲۱۲۔ آفم مر تو گیا (چاہے جب مرے) میں دہلیں نہ مرے تو مرنا کیا یوں تو مرنا بھی
مر گیا) پھر فرماتے ہیں صادق کی زندگی میں مر گیا نزول المسیح ص ۱۶۹ جب پندرہ ماہ
گزر گئے اور پادری آفم نہ مر اچکی موت کے دنیا کے لوگ ہندو مسلمان عیسائی منتظر
تھے پس وہ پندرہ ماہ گزرے تک نہ مر تو مرزا ماسے شرم اور ختم کے اندر گھس گیا۔
باہر نکلتا مشکل ہوا مگر آخر باہر نکلنے کیلئے بہانہ سوچا کہ وہ ضرور میا دمرہ پر مر جاتا مگر
اس نے ستر آدمیوں کے سامنے توبہ کرنی (ان لوگوں نے ملک الموت کو ڈال دیا تو آفم نہ مر)
یہ سب جھوٹ اور بکواس ہیں ان میں سے ستر آدمی کو فٹے میں ذرا فرست کر مرزا صاحب کے
حامی دکھائیں اور مرزا صاحب مروتہ الامام میری روحانیت کا خدا قبول ہے میں ماسے
جہان کی معقولیت اور فلسفیت کے ماسر ہو کر آیا ہوں میں سب پر غالب ہوں کوئی
مجھ پر غالب نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا نے روشنی کی فطرت میں ڈال دی ہے۔ جب پادری آفم

نے مرزا صاحب سے سوال کیا کہ مسیحؑ کی پیدائش کے بعد وہ کونسا جگہ پر پیدا ہوا ہے؟
 مرزا صاحب نے جواب دیا کہ اگرچہ مسیحؑ کی پیدائش کے بعد وہ کونسا جگہ پر پیدا ہوا ہے؟
 کوڑے ہو جاتے ہیں اور پھر عیسٰی علیہ السلام سے اپنی توقیت جملہ نے کیلئے کہدیا روحانی طور پر بغیر
 باپ کے پیدا ہوا کہ کئی کئی برسات میں بغیر باپ کے پیدا ہوتے ہیں۔ جنگ مقدس
 پادری صاحب نے مرزا صاحب سے دریافت کیا کہ جناب آدم کو کپڑوں سکڑوں کی مناسبت عجب
 نہیں دیکھتے (انہم) مگر آدم علیہ السلام کا سلسلہ سے شروع ہوئے اور خلقت بڑھتی گھٹتی آتی مگر
 عیسٰی تو اسکے مجرہ سے پیدا ہوئے کہ آدم علیہ السلام سے مدت کا یہ سلسلہ جاری تھا مگر درمیان
 آکر عیسٰی علیہ السلام کا بن باپ بنیاسلہ مجرہ سے درمیان میں بن باپ اور کوئی دکھائے
 مگر مرزا صاحب لا جواب ہو گئے (پھر مرزا صاحب غصہ میں آکر)۔ اس وقت میں اقرار
 کرتا ہوں کہ اگر آتم پندہ ماہ کے اندر نہ مر جاتے تو جوئے کو سزا دی جائے بلکہ لکیر مرے تو
 مجھ کو ذلیل کیا جائے مجھے میں رسد والا جائے پھانسی دیا جائے دوسیاہ کیا جائے۔ ہر ایک بات
 کیلئے میں تیار ہوں۔ اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ زمین آسمان کل جائیکہ لکیر یہ بات نہ ملے گی۔ اس
 سے زیادہ کیا کہوں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار کی جائے اور تمام شیطانوں
 اور بدکاروں اور لعینوں سے زیادہ مجھے سختی قرار دیا جائے جنگ مقدس ص ۱۰۰-۱۰۱
 انتشار کرتے ۵ ستمبر ۱۸۹۰ء کی شہر کو پندہ ماہ خوبی سے ادھریت از گزروے
 ۶ ستمبر کو آتم کے گلے میں عیسائیوں نے ہار پہنا کر ہاتھی پر سوار کر کے گلے کو چون پھیرا
 ایک آدمی فرضی مرزا صاحب کی شبیہ نقل کر کے مسکاتھ کالا کر کے مرزا صاحب فرضی
 بازار میں لپٹا لیا۔ کچھ لہو لہا ہات مرزا اور ساتھ یہ اشعار پڑھتے گئے
 لے ہم سن رسول قادیانی ہمیں چھیا شیطان ثانی۔ نچادے رکھ کو جسے قلندر
 یہ کہہ کر تیرے مر جے جلدانی۔ نچادیں تجھ کو بھی ایک لٹا چ ایسا ہی ہے اک مہتمم دلیں مٹانی
 بالآخر ۲ جولائی ۱۸۹۰ء آتم موت طبعی سے مرے۔ لہو آسمانی ہلاکت نہ زمینی اور نہ

دہائی مرض جیسے کہ مرزا کا دعویٰ تھا۔ القہر مرزا جھوٹا ثابت ہوا کہ جو پندہ ماہ مرزا صاحب
 نے مقرر کی تھی اس میں وہ نہ مرالیں مرزا صاحب حسب تحریر خود بدترین شیطانوں اور
 بدکاروں اور منہ کافوں لعینوں سے بڑے حد درجہ پھانسی کے لائق مرزا موت کے لائق
 تھی۔ یہی میں اس کا وہ رہنمائی سے مرے اپنی دعا کو اپنے ساتھ لے گیا۔ مرزا صاحب
 کی دعا کہ خدا نے میری دعا میں اور قبضہ میں سے کہ لیا اور عزت بخشی مگر ایسی عزت
 خدا تعالیٰ اس کی شخص کو نہ کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو عزت بخشی مرزا صاحب کو تو عظیم
 ہوئی کہ مرزا صاحب ابعدیہ میں کہتے ہیں 'ڈیج کشتہ میں' ڈیج کشتہ میں لکھا کہ محمد حسین
 بناوی مرزا کا سخت دشمن ہے پھر مرزا فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بناوی نے مجھے
 دجال اور کذاب مفسد مفسر مکار ٹھاکر فاسق فاجر خائن کہا اور دیکھ گالی
 دیں خود گالی دیں اور جھوٹری سے گالی دلائیں عین حقیقت الہی طرح کے
 افتراء اور گندھی گالی دیں اور لوگوں سے دلائل کشف انصار ۲۵۰ مجھے ایسی گالی اور
 گندھی گالیاں دیں جو بڑوں چاروں سے بدتر تھی آسمانی فیصلہ۔ یہ شخص میری جان
 کا دشمن ہے۔ البتہ۔ مرزا صاحب جانتے تھے ان لوگوں کو دانا اور ربیب میں لا کر
 گھر سے نکلنے سے بچ رہو ننگا۔ مگر مولوی شہداء اللہ صاحب کہ گلی دھکی دیکر کہ تم میرے
 مقابلہ میں نہیں آ سکتے ہو اگر طاقت ہے تو اوڑھو اور ہر شہداء دیدیا کہ دیا مقابلہ میں نہ
 آ سکا۔ پس مولوی شہداء اللہ صاحب کو جب خبر پہنچی تو قادیان جا پہنچے۔ مولوی شہداء اللہ
 صاحب نے مرزے کو اطلاع دی کہ میں حاضر ہوں۔ مرزا صاحب نے جواب لکھا کہ آپ
 پرچہ الہودیت میں مجھے ہمیشہ مردود و کذاب دجال مفسد جو میری برائی میں کا
 باعث ہے اگر حقیقت میں دبسا ہی ہوں ہے آپ مجھے گمان کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک
 ہو جاؤں اور اگر میں دب نہیں ہوں آپ مجھے کہتے ہیں ۱۰۰۰ آپ انسانی ہلاکت بلکہ خدا کی عذاب
 ہمیشہ یا طاعون یا دیگر دبا یا آفت ارضی یا سماوی سے میری زندگی میں آپ پر وار و نہ ہو

تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا ملک مسیح بصبیہ کو نکو ناب و کر دے۔ اسی
لیے تیری بارگاہ مقدس میں عرض کرتا ہوں کہ میرے اور مولوی شاد اللہ کے درمیان
حق کا فیصلہ کر دے۔ مہرباناً فتح یمن و سین قومنا بالاحق وانت خیر القاضین
عبداللہ غلام احمد ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء

یہ ہیں مرزا صاحب کی مہنگی مرادیں۔ اور دیکھئے مولوی ابوالکلام نے مرزا صاحب
سے کیا کہفت بھی اسرائیل عنک اذ بستم کے متعلق دریافت فرمایا جس کا ترجمہ
یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو پیغمبر غلبہ نہ ہونے دیا جبکہ تمہیں دکھ دینے لگے بچا لیا
رسمان پر پہنچا دیا تفسیر ابن عباس میں ہے ر اذھتوا مقتلت
ترصیب دینے کے کیا معنی خدا تعالیٰ نے تو انکو بچا کر آسمان پر بھیج دیا تم کہاں سے
کہتے ہو کہ وہ صلیب پر چڑھ کر مر گئے۔ مرزا صاحب لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔
یہ بھی مرزا کی نبوت والہامات کی بارش اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی میری جماعت
کے سامنے ایک قطرہ سے دریا بن گیا (آریہ اور ہم) اور یہاں مرزا صاحب کا مذہب شک
پر کہ قطرہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مرزا تیرا تخت اسے اوچا ہے حقیقۃ الوحی
روحانی مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا و تمام آتھم۔ خدا تیرے دشمنوں پر حملہ کر چکا
حقیقۃ الوحی۔ خدا کے ساتھ ہر روز ہم کلام ہوتا ہوں چشمہ مسیحی حالت بیداری
میں حضور کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہوں ازالہ ص ۱۹۱

تعجب کی بات ہے کہ مرزا کو دشمنوں سے بار بار شکست ہوئی اور ہر بار نادام کیا
مگر خدا تعالیٰ نے ہر روز کی ہم کلامی خبر دی نہ حضور علیہ السلام نے حالت بیداری میں
خبر دی اتنے جزات ان لوگوں سے کہ بن کا بالاندر گدرا کذاب و کفار و کفری...
وغیرہ جو اوقات آنے والے تھے نہ خدا تعالیٰ نے خبر دی، بات یہ ہے کہ کذاب
لعنہ اللہ علی الکاذبین) کو کھوٹ لہنے سے عار نہیں آتی)

در اصل بات یہ ہے کہ مرزا اور اس کے بعض رشتہ دار دہریے اور بے دین
تھے ان کا ایمان ہی نہ تھا شریعت کے ساتھ مخل کرتے تھے مسلمان بھولے بھالوں
کو اپنے داؤ پیچ میں لاکر پیسہ بٹورنا مقصود تھا اب مرزا کی حقیقت دیکھ
لو آئینہ مرزا ص ۴۶۔ ۹۵ ملاحظہ ہو براہین ص ۹۵ پر محمدانہ آیات
تحریر شدہ موجود ہیں دیکھ لیں۔ آئینہ مرزا بر حاشیہ جس کا مطلب یہ
ہے کہ میں نے ہر مذہب و ملت کو دیکھا چھانا اس میں کچھ نہیں پایا اور ص ۱۹۵
آئینہ مرزا میں کہ وہ پیشگوئی انسان عقل سے کر سکتا ہے۔ اجتہادی
غلطیاں انبیاء سے ہوتی ہیں ازالہ ص ۱۱۰ بیوں اور محدثوں کی تمام پیشگوئی صفائی
سے لازم جاننا جھوٹ ہے (جسے مسیحی نہیں ہوتی) یہ اپنے آپ پر قیاس
کرنا تھا۔ جیسے میری باتیں سچی نہیں ہوتیں ویسی ہی انبیاء کی باتیں سچی نہیں
ہوتیں (نور باللہ من) خدا کے وعید کا پورا ہونا بموجب نص و قرآنی و
حدیث لازمی نہیں۔ حقیقۃ الوحی۔ کبھی کبھی پیشگوئی پوری نہیں ہوا کرتی۔
استعارات کا راگ ان پر غالب ہوتا ہے ازالہ ص ۲۳۲۔ کبھی خدا
وعدہ کر کے پورا نہیں بھی کیا کرتا ہے حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱ (محمدی بیگم
والا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تبھی مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو خلاف وعدہ کرنے
والا کہہ رہے ہیں)

یہ حالت مرزا کی اور یہ عقیدہ آپ کا تھا۔ اب آپ مرزا صاحب کے خاندان
کی زینت داری کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا
امام الدین ہماری برادری کا تھا۔ وہ آریہ سماج میں داخل ہو گیا سرحد شیم
آریہ ص ۱۳۶۔ بقول مرزا میرے بہنوئی کا خالہ زاد بھائی عیسیٰ ہو گیا
تھا البصر ص ۱۲۳۔ بقول مرزا صاحب یہ خرقہ مخالف جن میں سے مرزا

احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار تھا مگر دین کے سخت مخالف تھے ص ۲۹ اور ایک ان میں سے عدالت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اللہ جل شانہ کو اور رسول صلعم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا شاید مرزا صاحب کو اس سے ملی عداوت ہو گئی ورنہ مرزا صاحب کب دیندار تھے اور یہ سب مجھ کو مرزا خیال کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے اور صوم و صلوات اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے (آئینہ کمالات ص ۳۲) مرزا کی قوم کو لیڈری کا بڑا شوق تھا کسی شاعر نے خوب کہا ہے

یکس قاطع نسل دیکھ میاں زمان
یکس متحرال بیاں و دریاں

افند چو گند بقا دیا نست گاہے

اس خانہ تمام آفتاب است بیاں

یہ مختصر کیفیت ہے مرزا صاحب کی آمد آپ کے خاندان کی مرزا صاحب اقبال (ستقارہ) مرزا صاحب کے اقبال مرزا صاحب کے اخلاق مرزا صاحب کی چالاکیاں مرزا صاحب کی انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخیاں اور اہلیت کی بے ادبیاں اور علمائے اہل اسلام کے حق میں بے باکیاں اور ناپاکیاں بیان کرنا منصف مزاج انسان انصاف کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب نبوت کے لائق تھے یا جو کچھ ان کے مخالفوں نے خطابات مرزا صاحب کو عطا فرمائے ہیں ان کے لائق ہیں یا اپنی منہ مانگی دعا کے قابل ہیں بدتر از شیاطین اور ملعون تر از ملعون ہیں، روسیاهی اور رشہ درگزی و پھابہی وغیرہ کس بات مرزا صاحب قابل ہیں پس آپ اپنے انعام سے

ان کو خطاب دیجئے۔ میں تو اقل تھا جو کتب و حالات سے معلوم ہوا ہے جو کچھ مرزا صاحب نے محمدی حکیم کے خاندان کے حکمت دل سوز بیتے یا مولوی ابراہیم مولوی شہزاد اللہ مولوی عبدالحق مولوی محمد حسین بٹالوی یا دیگر علمائے عجم و عرب کے تشریف اور حکم مرزا صاحب نے سنے اور آئندہ کے رفقا سے حسن طعن سنے وہ تو مرزا صاحب جانتے ہیں اور ان کے رفقا اور جو کچھ حضرت میر میر علی شاہ اور جماعت علی شاہ مفتی غلام مرتضیٰ و دیگر علماء کرام نے مرزا شکستی دیں وہ مطبوع ہو چکے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرزا کی احمدی قادیانوں کو خدا تعالیٰ ہدایت کرے وہ تعجب کی پٹی اتار کر صراط مستقیم پر گزرتے ہوں۔
کی سہی کریں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائیں۔

نوٹ خاص

میرادنیادھی نزاع کسی قسم کا مرزا صاحب یا انکی جماعت سے بہرگز نہیں اور نہ کوئی عدالت ہے لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ چند سطور نکلیں راہ راست پر لانا اس بادی برحق کا کام و انعام ہے۔

کاتب السطور - عبد الغفور ساکن ڈاکخانہ مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور

خلاصہ مذہب قادیانی کا یہ ہے - (۱) انا
انزلناہ قریباً من القادیان قرآن مجید کی نقل اتارتا دیتا ہے
زمین اور آسمان بنانا (۲) حضور علیہ السلام کے معراج جسمانی کا منکر ہونا

- ۱۲ قرآن مجید کو اپنے منہ کی باتیں بتانا (اشہد بیکرام مارچ ۱۸۹۹ء)
- ۱۵ فرشتے و کواکب کا نام تصور رکھنا۔ (۶) فرشتوں کا زمین پر نہ اترنا۔
- ۱۷ انبیاء علیہم السلام کو کاذب بتانا (ازالہ ص ۶۲) (۸) حضور علیہ السلام وحی کو غلط کہنا۔ جیسے صلح حدیبیہ کے خواب کو غلط کہنا (۹) یوسف نجار کا بیٹا عیسیٰ علیہ السلام کو کہنا (۱۰) حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کی توہین کرنا (۱۱) اپنے باپ کی مسجد کو مسجد الحرام کے برابر سمجھنا (۱۲) معجزات کو مسمریزم کہنا (۱۳) براہین احمدی کو خدا کی کلام کہنا (ازالہ ص ۳۳) (۱۴) اپنے آپ کو سچا رسول و نبی کہنا (دافع البلاء ص ۱۵) اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی اولاد کہنا۔
- ۱۶ ابن مریم کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
- یہ ہے خلاصہ بطور نمونہ ورنہ اسکا مذہب سچر پوچ ہے۔

مطبوعہ خالد پریس سرگودہ باہتمام محمد اختر خان منیر طبع منڈ

مرزا
پیں
کر
بے
مر